ماڈیول نمبر				سبق نمبر13: ساحر لدھیانوی		
		زبان کی مہارتیں				
سبق نمبر	سبق کا نام	سننا بولنا	پڑھنا	لکھنا	اصناف قواعد اسلوب	سرگرمیاں عملی کام
13	ساحر لدھیانوی	نئے الفاظ اور محاوروں کو اپنی گفتگو میں استعمال کرنا	نظم پرچھائیاں	تشریح و وضاحت سوالات کے جوابات	نظم مرکب الفاظ تشبیہ و استعارہ اسلوب احتجاجی موثر و فطری	ساحر لدھیانوی کا مجموعہ 'آو کہ خواب بنیں' کا مطالعہ

نظم کا خلاصہ:

'تصورات کی پرچھائیاں ابھرتی ہیں'

یہ مصرع ساحر لدھیانوی کی نظم 'پرچھائیاں' کا ایک حصہ ہے. اس نظم میں ان کا انداز جذباتی و فطری ہے۔ دوسری جنگ عظیم کے پس منظر میں ساحر نے اس وقت لکھا جب برطانوی حکومت نے ہندوستانیوں کو جنگ میں حصہ لینے کے لیے مجبور کر دیا تھا۔ وہ براہ راست برطانوی حکمرانوں سے کہتے ہیں کہ اب ہندوستانیوں کے ساتھ کسی بھی طرح کی زبردستی ہوئی تو ہم تمہارا جینا مشکل کر دیں گے۔
ہندوستان امن اور سکون کا گہوارہ ہے۔ گنگا جمنی تہذیب کے پرورده ہندوستانی اپنے ملک میں جنگ جیسی خوفناک چیز کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتے۔ سرزمین ہند میں گوتم بدھ اور گورو نانک جیسی عظیم ہستیاں پیدا ہوئیں ۔ جنہوں نے ہمیشہ امن و شانتی اور بھائی چارے کا پیغام دیا۔ ہماری ذمہ داری ہمارے بچوں کی پرورش کرنا اور انہیں اچھا شہری بنانا ہے۔ ہم اپنی زندگیاں جنگ کے حوالے نہیں کر سکتے۔

ساحر اپنے ہم وطن بھائیوں سے اپنی خاموشی توڑنے کی درخواست کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اب بھی ہم نے جنگ کے خلاف آواز نہیں اٹھائی تو یہ دنیا ایٹمی بلاؤں کی نزر ہو جائے گی۔ 'ایٹم بم' سائنسدانوں کی اس ایجاد کو ساحر پاگل پن گردانتے ہیں۔ ان کا ماننا ہے کہ اگر ایٹم بم کا استعمال کیا گیا تو یہ دنیا راکھ کا ڈھیر بن جائے گی۔
مختصر یہ ہے کہ ساحر لدھیانوی نے بچپن سے جن محرومیوں کو دیکھا اس نے انہیں بے حد حساس بنا دیا تھا۔ ان کی شاعری سے بغاوت اور احتجاج کی صدا بلند ہو رہی تھی۔ اس کی ایک اچھی مثال 'پرچھائیاں' ہے۔ وہ ہندوستانیوں سے کہتے ہیں کہ ہمیں جنگ کے خلاف آواز اٹھانی چاہئے ۔ کیونکہ جنگ کا حاصل صرف اور صرف تباہی و بربادی ہی ہے۔ پہلی جنگ عظیم میں صرف مادی نقصانات ہوئے مگر اس بار اگر دوسری جنگ عظیم چھڑتی ہے تو ممکن ہے کہ

انسان اگر باقی بھی رہا تو اس کے سوچنے سمجھنے کی قوت کے ساتھ امید اور حوصلے بھی ختم ہو جائیں گے۔ جو انسانی زندگی کا سب سے بڑا نقصان ہے۔

شاعر کا تعارف:

ساحر لدھیانوی 8 مارچ 1922 کو لدھیانہ کے کریم پورہ میں پیدا ہوئے۔ ان کا اصلی نام عبدالحی والد چوہدری فضل محمد اور والدہ کا نام سردار بیگم تھا۔
ساحر کی پرورش ننیہال میں ہوئی۔ انہوں نے خالصہ اسکول سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ اس زمانے میں لدھیانہ اردو کا متحرک اور سر گرم مرکز تھا۔ یہیں سے انہیں شاعری کا شوق پیدا ہوا۔ ان کا پہلا مجموعہ 'تلخیاں' 1944 میں شائع ہوا۔ کی رسالوں کی ادارت کی۔ کالج چھوڑنے کے بعد لاہور چلے گئے۔ فلمی دنیا نے آواز دی تو بمبئی چلے آئے اور آخر تک وہیں رہے۔
ساحر نے بچپن اور جوانی میں بہت ہی پرخیز اور کٹھن دن گزارے انہوں نے یوں ہی نہیں کہہ دیا تھا کہ:

دنیا نے تجربات و حوادث کی شکل میں
جو کچھ مجھے دیا ہے وہ لوٹا رہا ہوں میں

ساحر نے رومانی اور احتجاج کی آمیزش سے اپنی انفرادیت کے ساتھ ترقی پسند تحریک کی شاعری کو ایک نیا رخ دیا۔ ساحر کے اسلوب کی ایسی شائستگی اور سرشاری ان کے طرز و اہنگ کو ان کے ہم عصروں سے جدا کرتا ہے۔ ویسے ساحر کی رومانی نظموں کا آہنگ رومانی ہے اور سیاسی و انقلابی نظموں کا اسلوب و آہنگ احتجاجی ہے۔
ساحر کا انداز بیان، لفظوں کا انتخاب، تشبیہوں اور اشعاروں کے استعمال کا طریقہ خوب مکمل اور جامع ہے جو دوسرے شعراء کی دسترس سے باہر ہے۔
نغمگی، موسیقیت اور تغزل کی آمیزش نے ان کی غزلوں، نظموں اور گیتوں میں تاثیر کی شدت پیدا کرتے ہوئے انہیں مقبول، خاص وعام بنا دیا۔ ساحر نے بے شمار ہٹ گانے لکھے۔ ان کو 1964 اور1977 میں بہترین گیت کار کا فلم فیئر ایوارڈ ملا۔ ساحر نے سیاسی، رومانی، نفسیاتی اور انقلابی شاعری کی۔ جس میں کسانوں اور مزدوروں کی افادیت کا کھلا اعلان ہے۔ ذاتی تجربات و احساسات نے ان کی شاعری میں گداز پیدا کیا اور محبت کی آمیزش نے آفاقیت عطا کی۔

ادبی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ساحر کو1971 میں پدم شری،1972 میں جسٹس آف پیس،1973 میں 'آؤ کہ خواب بنیں' کی کامیابی پر سوویت لینڈ نہرو ایوارڈ اور مہاراشٹر اسٹیٹ لٹریری ایوارڈ سے نوازا گیا۔1974 میں مہاراشٹر حکومت نے انہیں اسپیشل ایگزیکٹو مجسٹریٹ نامزد کیا۔
8 مارچ 2013 کو محکمہ ڈاک نے ایک یادگاری ٹکٹ جاری کیا۔ ساحر 25 اکتوبر1980 کو ممبئی میں دل کا دورہ پڑنے سے ہم سے رخصت ہوگئے۔

خاص باتیں:

اس نظم 'پرچھائیاں' میں ساحر لدھیانوی نے برطانوی حکومت کو تنبیہ کرتے ہوئے جنگ کے نقصانات بیان کئے ہیں- اور یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ جنگ مسئلوں کا حل نہیں بلکہ جنگ خود ایک مسئلہ ہے۔

* ساحر کی نظم "پرچھائیاں" جہاں ظلم و استعداد کے خلاف بغاوت یا احتجاج پر اکساتی ہے وہیں امن اور بھائی چارے کا پیغام بھی دیتی ہے۔
* ساحر کا انداز بیاں فطری ہے۔ وہ انسانی جذبات احساسات کو خوبصورت الفاظ میں پیش کرنے کا ملکہ رکھتے ہیں۔
* الفاظ کی رنگارنگی اور شاعری میں روانی سے قاری لطف اندوز ہوتا ہے۔
* ساحر کے یہاں تکلف اور تصنع نہیں پایا جاتا ہے۔

سمجھنے کی باتیں:

* ساحر نے اپنی شاعری کے معیار کو گرنے نہیں دیا بلکہ فلمی شاعری کے معیار کو بلند کیا۔
* ساحر اپنی بڑی بات بھی بے تکلفی سے کہنے کے عادی تھے۔
* ساحر جتنے بڑے شاعر تھے اتنے ہی عظیم انسان بھی تھے۔ ان کی زندگی اور ان کے فن میں بھید بھاؤ نہیں تھا۔ وہ زندگی بھر جنگ وجدل کے مخالف اور امن و بھائی چارے کے دلدادہ رہے۔

غور کرنے کی باتیں:

* ساحر دنیا کے تمام لوگوں کوامن کا پیغام دیتے ہوئے جنگ اور فسادات سے دور رہنے کی تلقین کرتے ہیں۔
* الفاظ کی دروبیت اور تشبیہات و استعارے کے صحیح استعمال نے ساحر کی شاعری کو موثر اور پرلطف بنا دیا۔
* لفظ 'خموش' اصل میں خاموش ہے۔ شعری ضرورت کی بنیاد پر الف ہٹا دیا گیا ہے۔ شاعری میں اس کی اجازت دی جاتی ہے۔

اپنی جانچ آپ کیجئے

متن پر مبنی سوالات:

صحیح جواب پر صحیح [✓] کا نشان لگائیں:

* گزشتہ جنگ میں گھر ہی جلے مگر اس بار:

[   ] عجب نہیں کہ یہ تنہائیاں بھی جل جائیں

[   ] عجب نہیں کہ یہ پرچھائیاں بھی جل جائیں

[   ] عجب نہیں ک یہ رسوائیاں بھی جل جائیں

* ساحر نے سب کچھ تباہ و برباد ہونے کی وجہ کسے بتایا ہے:

[   ] جنگ کو

[   ] بحث و مباحثے کو

[   ] بھائی چارے کو

مختصر ترین جواب والا سوال:

اس بار کی جنگ سے شاعر کو کیا اندیشہ لاحق ہے؟

طویل جواب والا سوال:

* ساحر لدھیانوی کی نظم نگاری پر اپنے خیالات کا اظہار کیجئے؟
* نظم پرچھائیاں کے تمہیدی اشعار کی تشریح وتحسین کیجیے؟

****